مختلف انبیائے کرام کے اپنی قوم کو اجتماعی وعظ و نصیحت کے واقعات نیز عاشقانِ رسول میں دینی اجتماعات کے انعقاد اور ان میں شرکت کا جذبہ بیدار کرنے پر مشتمل اہم تحریر

انبیائے کرام کے اجتماعات

(صفحات: 40)

حضرت شعیب علیہ السلام اور اہلِ مدین کا اجتماع	12
حضرت داود علیہ السلام کا اجتماع	19
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اجتماعات	28
دعوتِ اسلامی اور اجتماعات کا اہتمام	38

پیشکش
المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

رسالہ پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجیے
ان شاءاللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔
(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(المستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

نام کتاب	:	انبیائے کرام کے اجتماعات
مؤلف	:	مولانا شرافت علی شرف مدنی
ریسرچ ڈیپارٹمنٹ	:	المدینۃُ العلمیہ (Islamic Research Center)
پہلی بار	:	ربیعُ الثانی 1448ھ، اکتوبر 2026ء
اشاعت	:	(ویب ایڈیشن)
ناشر	:	مکتبۃُ المدینہ، فیضانِ مدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَنبیائے کرام کے اِجتماعات

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اللہ پاک کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ ذِکر کی مَحفلوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذِکر کرنے والے دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔ جب وہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرود بھیجتے ہیں حتی کہ وہ مُنْتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہوجاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔[1]

مؤمنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرود | ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَام[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اَنبیائے کرام اور دعوت و نصیحت کے اِجتماعات

اللہ پاک نے ہر دَور میں اِنسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے برگُزیدہ اَنبیائے کرام علیہم السّلام کو مَبعوث فرمایا۔ ان مُقدَّس ہستیوں کے تشریف لانے کا بُنیادی مقصد لوگوں تک اللہ پاک کی توحید کا پیغام پہنچانا، انہیں نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے روکنا اور اللہ پاک کی اِطاعت و بندگی کے راستے پر گامزن کرنا تھا۔ اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے اَنبیائے

---

1 ... جمع الجوامع، 3/125، حدیث: 7750
2 ... قبالۂ بخشش، ص 164

www.dawateislami.net

کرام علیہمُ السّلام نے جہاں اِنفرادی طور پر لوگوں کو دِین کی دعوت دی، وہیں کئی موقعوں پر اپنی قوم کے بڑے بڑے اِجتماعات سے بھی خطاب فرمایا۔ ان مبارک اِجتماعات میں لوگوں کو وَعْظ و نَصیحت، آخرت کی فِکْر، خیر خواہی اور اِطاعتِ اِلٰہی کا درس دیا جاتا تھا۔ کئی خوش نصیب ان کی دعوت پر لبیک کہتے اور ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابیاں حاصل کر لیتے، جبکہ کچھ بد نصیب اپنی ضِد، ہٹ دَھرمی اور تکبُّر کے سبب خود کو ہدایت سے محروم کر بیٹھتے۔

دعوت و نصیحت کے لیے اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام کے اس مُبارَک اَنداز سے واضح ہو جاتا ہے کہ اِجتماعی طور پر نیکی کی دعوت دینا ایک قدیم اور بابرکت طریقہ ہے۔ اس طریقے سے ایک ہی وقت میں بڑی تعداد میں لوگوں تک دِین کا پیغام پہنچ جاتا ہے اور اِجتماعی طور پر مُعاشرے کی اِصلاح کا سامان ہو جاتا ہے۔ آیئے چند اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام کی اپنی قوموں کو اِجتماعی دعوت و تبلیغ کے کچھ اَنداز اور واقعات مُلاحَظہ کیجیے۔

حضرت نُوح کا اپنی قوم کے ساتھ اِجتماع

حضرت نُوح علیہ السّلام دُنیا میں چوتھے نبی اور کُفّار کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔[1] طُوفان کے بعد چونکہ آپ سے نسلِ انسانی چلی، اس لیے ”آدمِ ثانی“ کہلاتے ہیں۔ آپ نے کئی سَو سال تک اپنی قوم کو خُفیہ، اِعلانیہ، اِنفرادی، اِجتماعی ہر طرح سے تبلیغ فرمائی اور اس دوران قوم کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیّتوں اور تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت

---

(1)... نبی اور رسول میں فرق: اللہ پاک نے جس کو ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اس کو ”نبی“ کہتے ہیں (شرح المقاصد، 3/268) اور ان نبیوں میں سے جو اللہ پاک کی طرف سے کوئی نئی آسمانی کتاب اور نئی شریعت لے کر آئیں وہ ”رسول“ کہلاتے ہیں۔ (شرح العقائد النسفیۃ، النوع الثانی خبر الرسول...الخ، ص81 ملخصًا) ٭ رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ فرشتوں میں بھی رسول ہیں، جبکہ اَنبیا سب بشر اور مرد تھے، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت۔

www.dawateislami.net

کیا اور صبر و تَحَمُّل کا مُظاہرہ فرمایا۔ عرصۂ دراز تک قوم کو نصیحت کرنے کے باوجود صرف 80 اَفراد نے اِیمان قبول کیا اور جب قوم کے اِیمان لانے اور راہِ راست پر آنے کی کوئی اُمید باقی نہ رہی تو آپ نے ان کے خلاف دُعا کی جو قبول ہوئی۔ اللہ پاک نے اِیمان والوں کو کشتی میں سوار کر کے نجات بخشی اور کافروں کو طُوفان کا عذاب بھیج کر ہلاک کر دیا۔

ایک موقع پر حضرت نُوح علیہ السّلام نے قوم کو (اِجتماعی طور پر) نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کے عذاب سے ڈرتے نہیں کہ کفر اور گناہ ترک کر دو۔ بے شک میں اللہ پاک کی طرف سے تمہارے لئے ایک ایسا رسول ہوں جس کی اَمانت داری تم میں مشہور ہے اور جو دُنیاوی کاموں پر اَمین ہے وہ وحی اور رسالت پر بھی امین ہو گا لہٰذا تم اللہ پاک سے ڈرو اور جو میں تمہیں توحید واِیمان اور اللہ پاک کی بندگی کا حکم دیتا ہوں اس میں میری اِطاعت کرو اور اِخلاص کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو گی کہ میں رسالت کی اَدائیگی پر تم سے کوئی مُعاوَضہ نہیں مانگتا، میرا اَجر وثواب تو اسی کے ذِمّۂ کرم پر ہے جو سارے جہان کا ربّ ہے۔

آپ کی یہ دعوت قرآنِ کریم میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے:

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ (پ19، الشعراء:106-108)

ترجَمۂ کنزُ العرفان: جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ بیشک میں تمہارے لیے ایک اَمانتدار رسول ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اِطاعت کرو۔

حضرت نُوح علیہ السّلام کی نصیحت کے جواب میں قوم نے حضرت نُوح علیہ السّلام سے کہا: کیا ہم تمہاری بات سن کر اِیمان لے آئیں؟ حالانکہ تمہاری پیروی غریب، کمینے اور گھٹیا لوگوں نے کی ہے۔ (مَعاذَ اللہ)

www.dawateislami.net

قوم کی بات سن کر حضرت نُوح علیہ السّلام نے فرمایا: جن لوگوں نے میری پیروی کی ہے مجھے ان کے کاموں کا عِلْم نہیں اور نہ ہی مجھے اس سے کوئی غرض اور مطلب ہے کہ وہ کیا پیشے کرتے ہیں؟ میری ذِمّہ داری انہیں اللہ پاک کی طرف دعوت دینا ہے اور وہ میں نے پوری کر دی ہے، اگر تم ان کے گھٹیا پیشوں کو جانتے ہو تو اچھی طرح سمجھ لو کہ ان کا حساب تو میرے ربّ ہی کے ذِمّہ پر ہے، وہی انہیں جزا دے گا، تو نہ تم انہیں عیب لگاؤ اور نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو۔

قوم حضرت نُوح علیہ السّلام کی بات سن کر کہنے لگی: "پھر آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجیے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں۔" اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: "میرے لائق نہیں کہ تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے اِیمان کی طلب میں غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔ میری ذِمّہ داری تمہیں صحیح دلیل کے ساتھ صاف صاف ڈرسنانا ہے جس سے حق و باطل میں اِمتیاز ہو جائے، تو جو اِیمان لائے وہی میرا مُقرَّب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی مجھ سے دُور ہے۔" (1)

پیارے اِسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں جہاں حضرت نُوح علیہ السّلام کی اِجتماعی اَنداز میں قوم کو دعوتِ حق اور تبلیغِ دِین کی مُخلِصانہ کوششیں معلوم ہوئیں وہاں یہ بھی پتا چلا کہ معمولی پیشے والے دین دار اور نیک سیرت کو نفرت سے دیکھنا اور اسے کمتر جاننا جاہلانہ فعل اور کفار کا طریقہ ہے۔ بدقسمتی سے آج بھی بسا اوقات ہمارے مُعاشرے میں چھوٹے پیشے (Profession) اختیار کرنے والوں (مثلاً مزدور، کمہار، موچی وغیرہ) کو توہین آمیز اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو کہ بہت بُرا عمل ہے۔ نیز یہ بھی پتہ چلا کہ کسی دِینی محفل یا اِجتماع میں یہ سوچ کر شرکت

---

1 ...سیرتُ الانبیاء، 175-177 ملتقطاً

www.dawateislami.net

نہ کرنا کہ اس میں غریب اور اَدنیٰ پیشوں والے لوگ آتے ہیں جبکہ میں تو اچھے اسٹیٹس والا ہوں اور میرا اُٹھنا بیٹھنا اچھے اسٹیٹس والوں کے ساتھ ہے، ایسی سوچ رکھنا بہت بڑی محرومی اور تکبُّر کی علامت ہے۔ حالانکہ شریعت میں آدمی کے مقام و مرتبے اور اُس کے معزّز و مکرّم ہونے کا تعلق اُس کے پیشے سے نہیں بلکہ اس کی دِینداری، تقویٰ و پرہیز گاری اور اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری سے ہے۔

حضرت ہُود کی اِجتماعی دعوت و نصیحت

طُوفانِ نوح کے برسوں بعد سب سے پہلے قومِ عاد نے توحید و رسالت اور ایمان و ہدایت سے دُوری اِختیار کی اور ایک عرصے تک بُت پرستی، کفر و شرک، گمراہی و سرکشی، فِسق و فُجور اور غفلت و جہالت میں مبتلا رہے۔ ان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے اللہ پاک نے انہی کی قوم سے حضرت ہُود علیہ السّلام کو اپنا رسول بنا کر ان کی طرف بھیجا۔ آپ نے قومِ عاد اور ان کے سرداروں کو اِعلانیہ نصیحت فرمائی، توحیدِ باری تعالیٰ پر اِیمان لانے، احکاماتِ الٰہیہ کو ماننے کا حکم دیا اور ان سب کو اِجتماعی طور پر اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا۔ آپ کا اپنی قوم کو بار بار اِجتماعی طور پر مخاطب کرکے وعظ و نصیحت فرمانے کا تذکرہ قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر موجود ہے، جیسا کہ ایک جگہ ارشاد ہوا:

قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ (پ8، الاعراف:65)	ترجمۂ کنزالعرفان: (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟

حضرت ہُود علیہ السّلام کی طرف سے پیغامِ حق سن کر بجائے اسے قبول کرنے کے قوم کے کافر سردار (مَعاذَ اللہ اپنے نبی کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے) کہنے لگے: ہماری نگاہوں میں

www.dawateislami.net

تو تم سراسر حماقت کا شکار لگتے ہو کیونکہ تم اپنے باپ دادا کے دِین کو چھوڑ کر دوسرے دِین کو مانتے ہو اور ہم تمہیں رسُول بنائے جانے کے اس دعوے میں بھی سچا نہیں سمجھتے۔

سردارانِ کفّار کے بے اَدبانہ جواب کے مُقابلے میں حضرت ہُود علیہ السّلام نے بڑے تَحَمُّل سے جواب دیا کہ ”اے میری قوم! میں ہرگز بیوقوف نہیں کیونکہ میں تو تمام جہانوں کے پَروَرْدِگار کا بھیجا ہوا ایک رسول ہوں (اور رسول اِنتہائی کامِل عقل والے ہوتے ہیں۔) میری ذِمّہ داری تم تک اپنے ربّ کے پیغامات پہنچانا ہے اور میں تمہارا سچا خیر خواہ اور اَمانت دار ہوں، لہٰذا کسی غلط فہمی میں مت پڑو۔ چُنانچہ قرآنِ کریم میں ہے:

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾ (پ8، الاعراف:67، 68)	ترجمۂ کنزالعرفان: (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! میرے ساتھ بے وقوفی کا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں۔ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے قابلِ اِعتماد خیر خواہ ہوں۔

پھر حضرت ہُود علیہ السّلام نے سردارانِ کفّار کو ان کی حماقت پر مُتَنَبِّہ کیا اور قوم کو انعاماتِ الٰہی یاد دِلا کر نصیحت کی۔ آپ کی بار بار اِجتماعی دعوت و نصیحت کے باوجود قومِ عاد اپنے کفر و سرکشی پر ڈٹی رہی اور آپ کی رسالت کا اِنکار کرتی رہی بالآخر عذابِ الٰہی کا شِکار ہو گئی۔ آپ کی نصیحتوں کے جواب میں ہٹ دھرمی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے قومِ عاد نے کہا:

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَ عَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ (پ19، الشعراء:136-138)	ترجمۂ کنزالعرفان: قوم نے کہا: ہمارے اوپر برابر ہے کہ آپ ہمیں نصیحت کریں یا آپ نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ وہ تو صرف پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں

www.dawateislami.net

ہیں۔ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔

قومِ عاد کے ان واقعات سے جہاں حضرت ہُود علیہ السَّلام کا اپنی قوم کو اِجتماعی اَنداز میں وَعْظ و نصیحت کرنا اور اللہ پاک کی وحدانیت کا درس دینا معلوم ہوا وہیں یہ بھی پتہ چلتا کہ نصیحت نہ ماننا اور نبی کی شان میں گستاخی وبدکلامی کرنا، اللہ پاک کے غضب اور عذاب کو دعوت دینا ہے۔

حضرت صالح کا معجزہ دکھانے کا اِجتماع

قومِ عاد کی طرح قومِ ثَمُود بھی ایک عرصے تک سرکشی و گمراہی کی دَلدل میں دَھنستی رہی، پھر اللہ ربُّ العزّت نے انہیں اس سے نجات دلانے اور راہِ ہدایت پر گامزن کرنے کے لیے ایک عظیم ہستی حضرت صالح علیہ السّلام کو رسول بنا کر ان کی طرف بھیجا۔ آپ حضرت نوح علیہ السّلام کے پوتے اِرم کی اولاد میں سے تھے۔

حضرت صالح علیہ السّلام اپنی قوم کو اللہ پاک کی وَحدانیت پر اِیمان لانے اور بُت پَرستی چھوڑنے کی تبلیغ و نصیحت میں مصروفِ عمل رہتے تھے، آپ کے بار بار اِصْرار اور مسلسل وعظ و نصیحت سے تنگ آکر آپ کی قوم کے لوگوں نے آپ سے کوئی نشانی دکھانے کا مُطالبہ کیا۔ قومِ ثَمُود کے لوگ سال میں کسی خاص دن اپنے بُتوں کو لے کر ایک جگہ جمع ہوتے اور ان بُتوں کی پُوجا کیا کرتے تھے یہ ان کی عید کا دن ہوتا تھا۔ جب آپ نے اپنی قوم سے فرمایا: تم کیسی نشانی چاہتے ہو؟ کہنے لگے: آپ ہمارے ساتھ عید کے دن عید گاہ کی طرف چلیے وہاں ہم اپنے معبودوں کو پکاریں گے آپ اپنے ربّ کو پکارنا، جس کی دُعا قبول ہو گی اسی کے دِین کی پیروی کی جائے گی۔ آپ ان کی یہ بات مانتے ہوئے ان کی عید گاہ میں چلے گئے۔ یہ موقع غنیمت جان کر قومِ ثَمُود کے سردار جُنْدَعْ نے آپ سے مُطالبہ کر دیا کہ اگر آپ واقعی اللہ

www.dawateislami.net

پاک کے رسُول ہیں تو اس پہاڑ کی چٹان سے ایک ایسی اُونٹنی نکال دیجیے جو دس ماہ کی حامِلہ ہو، طاقتور، خوبصورت اور ہر قسم کے عُیُوب و نقائص سے پاک ہو اور نکلتے ہی بچہ جنے۔ آپ نے ان سے پوچھا: اگر میں نے تمہارا مُطالبہ پورا کر دیا تو کیا تم لوگ اِیمان لے آؤ گے؟ سب نے عہد کرتے ہوئے کہا: اگر ہمارا مُطالبہ پورا ہو گیا تو ضرور ہم سب اللہ پاک کی وَحدانیت اور آپ کی رسالت پر ایمان لے آئیں گے اور بُت پرستی چھوڑ دیں گے۔ حضرت صالح علیہ السّلام نے دو رکعت نماز پڑھ کے بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا کی اور اس چٹان کی طرف اِشارہ فرمایا تو اسی وقت چٹان پھٹی اور اس میں سے ایک اِنتہائی خوب صورت، تندرست، اُونچے قد والی اُونٹنی نکل آئی جو حامِلہ تھی اور نکل کر اس نے ایک بچہ بھی جَنا۔ حضرت صالح علیہ السّلام کا یہ حیرت اَنگیز اور عظیمُ الشان مُعجِزہ دیکھ کر جُندَع نامی ایک سردار تو اپنے خاص لوگوں کے ساتھ آپ پر اِیمان لے آیا جبکہ دیگر لوگ سرداروں کے بہکاوے میں آکر اپنے وعدے سے پھر گئے اور اِیمان لانے سے اِنکار کر کے کُفر پر ہی قائم رہے۔ [1]

سبحان اللہ! بھرے اِجتماع میں چٹان سے اُونٹنی نکال کر اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی حضرت صالح علیہ السّلام کی نَبوّت کو سب کے سامنے واضح فرما دیا۔ قومِ ثمود کا یہ سالانہ یومِ عید کا اِجتماع مُنعَقِد تو بتوں کی پُوجا کے لیے ہوا تھا لیکن اللہ پاک کے نبی حضرت صالح علیہ السّلام نے اس میں بھی ان کو توحید کی دعوت دی اور ایسا مُعجِزہ دکھایا جو آپ کی نَبوّت اور قدرتِ الٰہی کی واضح دلیل بن گیا، اس کی برکت سے کچھ لوگ تو راہِ ہدایت پر آ گئے لیکن بقیہ اپنی پُرانی رَوِش پر بَرقرار رہے۔ اس سے یہ بھی درس حاصل ہوا کہ ایک ذِمّہ دار مُبلِّغ عید، تہوار اور قومی اِجتماعات کے مواقع پر بھی ”اَمر بِالمَعروف و نَہی عَنِ المُنکَر“ کا فریضہ نہیں چھوڑتا بلکہ اِسے ہر حال میں سرانجام دیتا ہے۔

---

1 ... تفسیر بغوی، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ:79، 2/122 ملتقطاً

www.dawateislami.net

حضرت اِبراہیم کی اِجتماعی دعوت و نصیحت

حضرت اِبراہیم علیہ السّلام چار اُولُو الْعَزْم رسُولوں میں سے ایک رسُول ہیں۔ آپ کو اللہ پاک نے اپنا خلیل بنایا اس لیے آپ کو "خَلِیْلُ الله" کہا جاتا ہے اور آپ کے بعد والے تمام اَنبیا و رُسُل آپ ہی کی نسل سے ہوئے، اسی اِعتبار سے آپ کا لقب "اَبُو الْاَنبیا" بھی ہے۔ آپ کی قوم کے لوگ اپنے گمراہ باپ دادا کی پیروی میں بتوں اور ستاروں کی پُوجا کرتے تھے۔ ان میں سرِ فہرست آپ کا چچا "آزر" تھا جو بُت پرستی کے ساتھ ساتھ بُت سازی اور اس کی تجارت بھی کرتا تھا۔ بادشاہِ وقت نمرود بھی اپنی رُبُوبیّت کا دعویٰ کرتا اور لوگوں سے زبردستی اپنی عبادت کرواتا تھا۔ جب حضرت اِبراہیم علیہ السّلام نے وَعظ و نَصیحت کا سلسلہ شروع فرمایا تو سب سے پہلے اپنے گھر سے اِبتدا فرمائی، چُنانچہ آپ نے چچا آزر سے فرمایا:

اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۴﴾ (پ7، الانعام:74)

ترجمۂ کنز العرفان: کیا تم بتوں کو (اپنا) معبود بناتے ہو۔ بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔

دعوتِ دِین کے لیے آپ اپنی قوم کو اِجتماعی طور پر بھی مُخاطَب فرمایا کرتے اور انہیں اللہ پاک کی وَحدانیت پر مُناظِرانہ دَلائل دیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے بتوں کی پوجا کے لیے جمع ہونے والے قوم کے لوگوں اور اپنے چچا سے پوچھا: مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ ترجمہ: "تم کس کی عبادت کرتے ہو؟" قوم نے جواب دیا: نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ﴿۷۱﴾ ترجمہ: "ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں پھر ان کے سامنے جم کر بیٹھے رہتے ہیں۔" آپ نے پوچھا: یَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ ترجمہ: "جب تم پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری سُنتے ہیں؟ یا تمہیں کوئی نفع یا نقصان دیتے ہیں؟" لوگوں نے وہی باطل جواب دیا جو اکثر اہلِ باطل دیتے ہیں: بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ ترجمہ: "بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا

www.dawateislami.net

ہی کرتے پایا ہے۔“[1]

آپ نے فرمایا: جن بتوں کی تم عبادت کر رہے ہو اور جن کی تمہارے آباؤ اَجداد کرتے رہے ہیں، کیا تم نے ان کے بارے میں کبھی غور کیا؟ اگر تم حقیقی طور پر غور کرلو تو جان جاؤ گے کہ بُتّوں کی عبادت کرنا آج کی نہیں بلکہ پُرانی گمراہی اور باطل کام ہے اور کوئی باطل کام پُرانا ہو یا نیا، یونہی اس باطل کام کو کرنے والے تھوڑے ہوں یا زیادہ، اس سے اس کام کے باطل ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ وہ باطل کام باطل ہی رہتا ہے۔[2]

پیارے اِسلامی بھائیو! اس واقعہ سے جہاں حضرت اِبراہیم علیہ السَّلام کی اِجتماعی دعوتِ دِین کا معلوم ہوا وہیں اس سے یہ بھی درس ملا کہ جو لوگ خوشی و غمی کے موقع پر خلافِ شرع رَسمیں کرتے ہیں اور ان سے باز آنے کے بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے شروع سے ہی ایسی رَسمیں کرتے چلے آرہے ہیں ایسے لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ نیز اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیئے ہوئے اَحکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر غور کریں تو معلوم ہوجائے گا کہ ان کی کچھ رَسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور بہت سے گناہوں کا ذریعہ ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اَحکامِ شریعت کے مُطابق عمل کرنے اور خلافِ شریعت کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

حضرت لُوط کا اِجتماع

حضرت لُوط علیہ السَّلام حضرت اِبراہیم علیہ السَّلام کے بھتیجے تھے۔ آپ اپنی قوم کو اِجتماعی طور پر نصیحت کرتے، انہیں کفر و شرک اور برائیوں سے باز رہنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ

---

1 ...پ19، الشعراء:70 تا 74

2 ... تفسیر روح المعانی، پ19، الشعراء، تحت الآیۃ:75، 76، 10/ 126

www.dawateislami.net

نے جو اپنی قوم کو اِجتماعی دعوت دی اس کے واقعات قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت لُوط علیہ السّلام نے اپنی قوم کو (اِجتماعی اَنداز میں) وَعْظ و نَصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے میری قوم! مجھے اللہ پاک نے تمہاری طرف رسُول بنا کر بھیجا ہے اور میں اس کی وحی اور رسالت پر اَمانت دار ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کفر و شرک، رسُول کی تکذیب اور دیگر گناہوں سے باز آ جاؤ اور ان کے سبب اپنے اُوپر عذابِ الٰہی نازل ہونے سے ڈرو اور جس سیدھے راستے پر چلنے کی تمہیں دعوت دے رہا ہوں اس پر چل کر میری اِطاعت کرو اور یاد رکھو کہ میں اس تبلیغ و تعلیم پر تم سے کوئی اُجرت اور دُنیوی مَنافع کا مُطالبہ نہیں کرتا، میرا اَجر و ثواب تو صرف اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اُن لوگوں کی سب سے قَبِیح عادت پر تَنْبِیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا مخلوق میں تم ہی اس حرام و خَبِیْث کام کے لئے رہ گئے ہو کہ مردوں کے ساتھ بدفعلی کرو اور ان حلال طیّب عورتوں کو چھوڑ دو جنہیں اللہ پاک نے تمہاری بیویاں بنایا ہے، تم اس خَبِیْث عمل کی وجہ سے حد سے بڑھ چکے ہو۔ (1)

حضرت لُوط علیہ السّلام نے جب اِجتماعی طور پر ساری قوم کو نیکی کی دعوت دی اور بُرائی سے منع کیا تو وہ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے: لُوط (علیہ السّلام) اور ان کی پیروی کرنے والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو بڑی پاکیزگی چاہتے ہیں۔ یعنی گویا پاکیزگی ان کے لیے مَذاق مَسْخَری کا باعث بن گئی اور قوم کا ذَوق اِتنا خراب ہو گیا تھا کہ انہوں نے پاکیزگی کی اس صِفت کو عَیب قرار دے دیا۔

---

1 ... تفسیر روح البیان، پ19، الشعراء، تحت الآیۃ: 160 - 166، 6/321 ملتقطاً۔ تفسیر طبری، پ19، الشعراء، تحت الآیۃ: 160-166، 9/469، 470 ملتقطاً

www.dawateislami.net

حضرت لُوط علیہ السَّلام کے قوم کو اس قدر سمجھانے کے باوجود قوم کے نہ ماننے سے معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ کو ہر حالت میں اچھا رسپانس ملے یہ ضروری نہیں، بلکہ مبلغ کا کام فقط حق بات پہنچانا ہے۔ لوگوں کے دل کو مائل کرنا اور حق بات قبول کروانا اللہ پاک کے اِختیار میں ہے۔ اس لیے دعوتِ دِین کے راستے میں لوگوں کی طرف سے مُخالفت اور مَذاق مَسْخَری کا سامنا ہو تو مایوس نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اَنبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی سِیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذِمَّہ داری ادا کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت شُعَیب اور اہلِ مَدیَن کا اِجتماع

اہلِ مَدیَن گناہوں اور بُرے کاموں میں مبتلا تھے تو اللہ پاک نے ان کی بھلائی اور اِصلاح کے لیے انہی کی قوم میں سے حضرت شُعیب علیہ السَّلام کو نبی بنا کر بھیجا، تاکہ وہ انہیں بُت پَرستی سے نجات دِلا کر اللہ پاک کے دِین کی دعوت دیں، بُرے کاموں سے روکیں اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کریں۔ آپ کے مسلسل وَعْظ و نَصیحت سے متاثر ہو کر کچھ لوگ ایمان لے آئے اور کچھ نے انکار کر دیا، اس پر آپ نے (اپنی قوم کو اِجتماعی طور پر خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری رِسالت میں اِختلاف کرکے دو گروہ بن گئے ہو کہ ایک مؤمن اور دوسرا مُنکِر، تو اِنتظار کرو یہاں تک کہ اللہ پاک ہمارے درمیان فیصلہ کر دے کہ مؤمنوں کو نجات ملے اور منکرین کو عذاب کے ذریعے ہلاک کر دیا جائے، بے شک اللہ پاک سب سے بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے کیونکہ وہ حاکمِ حقیقی ہے، اس کے حکم میں نہ غلطی کا اِحتمال ہے نہ اس کے حکم کی کہیں اپیل ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

وَ اِنْ كَانَ طَآىٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآىٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا	ترجمۂ کنزالعرفان: اور اگر تم میں ایک گروہ اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے

www.dawateislami.net

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ (پ8، الاعراف:87)

اور ایک گروہ (اس پر) ایمان نہ لائے تو تم انتظار کرو حتّٰی کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔

حضرت شُعیب علیہ السّلام کی تَنبِیہ و نصیحت سُن کر قوم کے مُتکبِّر سردار کہنے لگے: اے شُعیب! ہم ضرور تمہیں اور تمہارے مؤمن ساتھیوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے، اگر اس سے بچنا ہے تو ہمارے دِین میں آجاؤ۔ حضرت شُعیب علیہ السّلام نے فرمایا: ہم تو تمہارے دین سے بیزار ہیں، کیا اس بیزاری کے باوجود تمہارے دین میں آجائیں؟ سرداروں نے کہا: ہاں پھر بھی تم ہمارے دِین میں آجاؤ۔ ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک نے تمہارے اس باطل دین سے ہمیں بچایا ہوا ہے اور اس کی قَباحَت و فَساد کا عِلم دے کر مجھے شروع ہی سے کُفر سے دُور رکھا اور میرے ساتھیوں کو کُفر سے نکال کر اِیمان کی توفیق دے دی ہے تو اس کے بعد بھی اگر ہم تمہارے دین میں آئیں تو پھر یقیناً ہمارا شُمار اللہ پاک پر جھوٹ باندھنے والوں میں ہوگا۔ (1)

پیارے اِسلامی بھائیو! حضرت شُعَیب علیہ السّلام کی اِجتماعی اَنداز میں دعوتِ دین کے اس واقعے میں مُبَلِّغین کے لیے بڑا سبق ہے۔ آپ علیہ السّلام نے قوم کی مُخالَفت، سرداروں کی دھمکیوں اور جَلاوَطنی کے خَوف کے باوجود حق کا راستہ نہیں چھوڑا، بلکہ پورے عَزم اور اِستِقامت کے ساتھ اللہ پاک کا پیغام پہنچاتے رہے۔ آج بھی ہر مبلغ کو چاہیے کہ حالات جیسے بھی ہوں، وہ اِخلاص اور ثابت قدمی کے ساتھ دعوتِ دین کا کام جاری رکھے۔ مُخالفت یا مُشکِلات کی وجہ سے حق بات کہنا نہ چھوڑے، بلکہ اللہ پاک پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی ذِمَّہ داری ادا کرتا رہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی حضرت شُعیب علیہ السّلام کی طرح حق پر اِستقامت اور ہر حال میں دعوتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

1 ...سیرتُ الانبیاء، ص510 بتصرفٍ

www.dawateislami.net

حضرت مُوسیٰ کا فرعون کے دربار میں اِجتماع

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بھی اپنی قوم اور فرعون کے عام اِجتماع میں تبلیغِ دین کا فریضہ سر اَنجام دیا اور اپنے مُعْجِزات کے ذریعے اپنی نَبوّت کا اِظہار فرمایا۔ چنانچہ عطائے مُعْجِزات کے بعد اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے اِرشاد فرمایا:

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ (پ16، طٰہٰ:24)	ترجمۂ کنز العرفان: فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی خواہش پر اللہ کریم نے آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کو بھی آپ کے ساتھ روانہ فرمادیا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَ لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ (پ16، طٰہٰ:42، 43)	ترجمۂ کنز العرفان: تم اور تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ دونوں فرعون کی طرف جاؤ بیشک اس نے سرکشی کی ہے۔

یاد رہے کہ حقیقت میں تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو فرعون اور اس کے تمام ماننے والوں کی طرف بھیجا گیا تھا، البتہ آیتِ کریمہ میں فرعون کے خاص ذکر کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خُدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کفر میں حد سے گزر گیا تھا۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون اور اس کے ماننے والوں کے سامنے اللہ پاک کی توحید و صِفات بیان فرمائیں اور مُعْجِزات ظاہر فرمائے تو اس وقت فرعون کے آس پاس اس کی قوم کے سرداروں میں سے 500 شخص زیوروں سے آراستہ بہت قیمتی کرسیوں پر

www.dawateislami.net

بیٹھے تھے۔[1] حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی گفتگو اور مُعجزات دیکھنے کے بعد فرعون کی حالت یہ ہوئی کہ اسے اپنی خُدائی کا دعوٰی بھول گیا اور وہ خوف کی وجہ سے تھرتھرانے لگا اور سرداروں سے کہنے لگا:

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ (پ19، الشعراء:34، 35)	ترجمۂ کنز العرفان: بیشک یہ بڑے علم والا جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو کے زور سے تمہارے ملک سے نکال دے تو (اب) تم کیا مشورہ دیتے ہو؟

فرعون کے مشورہ طلب کرنے پر سرداروں نے کہا: تم حضرت موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون علیہما السّلام کو مہلت دو اور جب تک ان کا جھوٹا ہونا ظاہر نہیں ہو جاتا اس وقت تک انہیں قتل کرنے میں جلدی نہ کرو تاکہ لوگ تمہارے بارے میں بُرا گمان نہ کریں اور تمہارے پاس انہیں قتل کرنے کا عُذر بھی آ جائے، اس کے لئے تم یوں کرو کہ مختلف شہروں میں اپنے کارِندے بھیجو جو جادوگروں کو جمع کر کے تمہارے پاس لے آئیں اور ایسے جادوگر لائیں جو جادو کے علم میں (بقول اُن کے) حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے بڑھ کر ہوں اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے معجزات کا مُقابلہ کریں تاکہ ان کے لئے کوئی حُجَّت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں، لہٰذا یہ نَبوّت کی دلیل نہیں ہیں۔[2]

---

1 ... تفسیر خازن، پ19، الشعراء، تحت الآیۃ:25، 3/ 324

2 ... تفسیر روح البیان، پ19، الشعراء، تحت الآیۃ:36، 37، 6/ 288، 289 ملخصاً

www.dawateislami.net

حضرت موسیٰ کا معجزہ دکھانے کا اِجتماع

جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے مُقابلے کے لیے کوئی دن مُقرّر کرنے کا کہا تو آپ نے فرعون کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ (پ16، طٰہٰ:59)	ترجمۂ کنزُ العرفان: تمہارے وعدے کا وقت میلے کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کر لئے جائیں۔

اس آیت میں يَوْمُ الزِّيْنَةِ سے فرعونیوں کا وہ میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی جس میں وہ بہت سَج سَنوَر کر جمع ہوتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ دن عاشورا یعنی دسویں مُحرّم کا تھا۔ اس سال یہ تاریخ ہفتے کے دن واقع ہوئی تھی اور اس دن کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اس لئے معین فرمایا کہ یہ دن ان کی شوکت کا دن تھا اور حق کے ظہور و غلبہ اور باطل کی رُسوائی کے لئے ایسا ہی وقت مُناسِب ہے جب کہ اَطراف و جوانِب کے تمام لوگ اکٹھے ہوں۔[1]

مُقرّرہ دن فرعون بڑی شان و شوکت کے ساتھ اپنی فوج اور جادوگروں کے ساتھ میدان میں پہنچ گیا۔ جب جادوگر مُقابلے کے لئے میدان میں اُترے تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ان سے فرمایا:

وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ (پ16، طٰہٰ:61)	ترجمۂ کنزُ العرفان: تمہاری خرابی ہو، تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر دے گا اور بیشک وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔

1... تفسیر خازن، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:59، 3/207 ملتقطاً۔ تفسیر جمل علی الجلالین، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ: 59، 5/80 ملتقطاً

www.dawateislami.net

اس کے بعد جادوگروں نے صَف بندی کرلی اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کہا: کیا آپ پہلے اپنا عَصا ڈالیں گے یا ہم اپنے جادو کا سامان ڈالیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا: تمہیں جو سامان ڈالنا ہے وہ ڈال دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے کہنے پر جادوگروں نے اپنی رَسّیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈال دیں اور کہنے لگے:

بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ (پ19، الشعراء:44)

ترجمۂ کنز العرفان: فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہم ہی غالب ہوں گے۔

جادوگروں نے فرعون کی عزت کی قسم اس لئے کھائی کہ انہیں اپنے غلبہ کا اِطمینان تھا کیونکہ انہوں نے جادو کے انتہائی اُونچے درجے کا عمل ظاہر کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس نظر بندی سے مَسْحُور ہوگئے۔

اللہ پاک کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے زمین پر اپنا عَصا ڈال دیا تو وہ اسی وقت بہت بڑا سانپ بن کر اُن رسیوں اور لاٹھیوں کو نِگلنے لگا جو جادو کی وجہ سے اَژدھے بن کر دوڑتے نظر آرہے تھے، جب وہ اُن سب کو نِگل گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اسے اپنے دستِ مبارک میں لیا وہ پہلے کی طرح عصا بن گیا۔ جادوگروں نے جب یہ منظر دیکھا تو انہیں یقین ہوگیا کہ یہ جادو نہیں ہے اور یہ دیکھنے کے بعد ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اِختیار اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوگئے اور یوں لگتا تھا جیسے کسی نے انہیں پکڑ کر سجدے میں گرا دیا ہو، پھر جادوگروں نے سچے دل سے کہا:[1]

1 ... تفسیر خازن، پ19، الشعراء، تحت الآیۃ:45-48، 3 / 325۔ تفسیر روح البیان، پ19، الشعراء، تحت الآیۃ:45-48، 6 / 290، 291 ملتقطاً

www.dawateislami.net

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ (پ19، الشعراء:47، 48)	ترجَمۂ کنز العرفان: ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے۔ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔

سبحان اللہ! وہ جادوگر جو کچھ دیر پہلے کفر و سَرکشی کی حالت میں جمع تھے، اللہ پاک کے پیارے نبی علیہ السّلام کا معجزہ دیکھ کر اسی اِجتماع میں سَر بَسُجُود ہو گئے اور فرعون کی باطل پیروی سے نکل کر اللہ پاک کی وحدانیت پر ایمان لے آئے۔

حضرت ہارون کی بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام بھی بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے کوہِ طُور پر اِعتکاف کے دوران بنی اسرائیل نے سامِری جادوگر کے بنائے ہوئے بَچھڑے کو پُوجنا شروع کر دیا تو آپ نے ان سب کو اِجتماعی طور پر مُخاطب کرتے ہوئے بہترین اَنداز سے وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں شرک سے باز رہنے کا حکم دیا۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَ لَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَ اَطِیْعُوْۤا اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾ (پ16، طٰہٰ:90)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور بیشک ہارون نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تمہیں اس کے ذریعے صرف آزمایا جا رہا ہے اور بیشک تمہارا ربّ رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اِطاعت کرو۔

حضرت ہارون علیہ السّلام نے قوم کو اس ترتیب سے نصیحت فرمائی کہ سب سے پہلے انہیں باطل چیز کے بارے میں تنبیہ فرمائی کہ تمہیں بَچھڑے کے ذریعے آزمایا جارہا ہے، پھر آپ نے انہیں اللہ پاک کو پہچاننے کی دعوت دی کہ تمہارا رب بَچھڑا نہیں بلکہ تمہارا

www.dawateislami.net

ربّ رحمٰن ہے، پھر انہیں نبوّت کو پہچاننے کی دعوت دی کہ میں نبی ہوں اس لئے تم سامِری کی بجائے میری پیروی کرو، اس کے بعد آپ نے انہیں شریعت کے اَحکام پر عمل کرنے کا حکم دیا کہ میں نے تمہیں بچھڑے کی پوجا نہ کرنے کا جو حکم دیا ہے اسے پورا کرو۔ یہ وَعظ و نصیحت کرنے کے مُعاملے میں اِنتہائی عُمدہ ترتیب ہے۔(1)

حضرت ہارون علیہ السّلام کے اس اَنداز سے ہمیں بھی وعظ و نصیحت بھرے اِجتماعات میں عُمدہ اَنداز اَپنانے اور حکمتِ عملی کے ساتھ قوم کو دعوت دینے کا درس ملتا ہے۔

حضرت داوٗد کا اِجتماع

حضرت داوٗد علیہ السّلام کو نبوّت اور سلطنت عطا کی گئی تھی۔ خوفِ خدا، تقوی و وَرَع، عاجزی و اِنکساری اور عبادت و ریاضت کے اَوصاف سے مالا مال تھے۔ آپ جسمانی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ بہت دل کَش آواز کے مالک تھے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت داوٗد علیہ السّلام کو ایسی بے مثل اور عُمدہ آواز عطا فرمائی جو کسی اور کو نہ دی۔ جب آپ تَرَنُّم کے ساتھ زَبُور شریف کی تِلاوت کرتے تو پرندے ہوا میں ٹھہر کر آپ کی آواز کے ساتھ آواز نکالتے اور تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے، اسی طرح پہاڑ بھی صبح و شام آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو جمع فرمایا کرتے اور ان کے سامنے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کیا کرتے اور خوفِ خدا کے سبب بے حد گریہ وزاری کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت یحییٰ بن اَبی کثیر رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر ملی کہ جب حضرت داوٗد علیہ السّلام گریہ وزاری کرنا چاہتے، تو اس سے پہلے سات دن اس طرح گزارتے کہ نہ کھانا کھاتے، نہ پانی پیتے اور نہ اپنی عورتوں کے قریب جاتے، جب ایک دن رہتا، تو

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:90، 6/232

www.dawateislami.net

ان کے لئے جنگل میں منبر لایا جاتا، پھر آپ حضرت سلیمان علیہ السّلام کو حکم فرماتے کہ وہ شہروں اور اِرد گرد والوں کو بلائیں، گھنے درختوں اور جنگلوں میں اِعلان کریں۔ یہ اِعلان سن کر جنگلوں سے دَرِندے آ جاتے، پہاڑوں سے کیڑے مکوڑے، ٹیلوں سے پرندے نکل آتے اور اس دن تمام لوگ جمع ہوتے۔ حضرت داوٗد علیہ السّلام تشریف لا کر منبر پر بیٹھ جاتے اور بنی اسرائیل آپ کے اِرد گرد ہوتے، ان کی ہر قسم علیحدہ طور پر آپ کو گھیرے ہوتی، حضرت سلیمان علیہ السّلام آپ کے سر کے پاس کھڑے ہو جاتے۔ آپ اپنے ربّ کی ثنا شروع کرتے تو لوگ چیخیں مارتے اور دھاڑیں مار مار کر روتے، پھر آپ جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے تو کیڑے مکوڑے ، وحشی جانور اور درندے مر جاتے، پھر آپ قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ کرتے اور اپنے آپ پر گریہ وزاری کرتے تو ہر قسم کی مخلوق میں سے ایک گروہ مر جاتا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السّلام مرنے والوں کی کثرت دیکھتے تو عرض کرتے: اے ابّا جان! آپ نے سننے والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بنی اسرائیل کے کئی لوگ نیز بہت سے وَحْشی جانور اور کیڑے مکوڑے مر گئے پس آپ دعا شروع کر دیتے۔

حضرت یَزِید رَقاشی رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت داوٗد علیہ السّلام ایک بار چالیس ہزار کے مَجْمع میں تشریف لائے تاکہ انہیں نصیحت فرمائیں اور اللہ پاک کا خوف دلائیں۔ آپ کے پُر اثر بیان کو سن کر ان میں سے تیس ہزار افراد کی رُوحیں پرواز کر گئیں اور صرف دس ہزار لوگ زِندہ واپس گئے۔(1)

پیارے اِسلامی بھائیو! حضرت داوٗد علیہ السّلام کے عظیم الشان اِجتماع کے دوران خوفِ خدا میں رونے، تڑپنے والوں کا اَنداز آپ نے مُلاحَظہ فرمایا۔ یاد رہے! اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام

1...احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الانبیاء والملائکۃ...الخ، 4/222، 223 ملتقطاً

www.dawateislami.net

کو اللہ پاک کی ذات و صفات کی سب سے زیادہ مَعرِفَت ہوتی ہے اس لیے ان کے دِلوں میں اللہ پاک کا خوف بھی زیادہ ہوتا ہے اور وہ اللہ پاک کی بے نیازی اور خوف سے ڈرتے ہوئے بارگاہِ خُداوندی میں خوب گریہ وزاری کرتے ہیں، اللہ پاک کو بھی اپنے مُقرَّبین کی یہ حالت پسند ہے، چنانچہ حضرت عبدُ العزیز بن اَبُورَوّاد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جِبریل و میکائیل (علیہما السّلام) کی طرف نظر فرمائی وہ دونوں رو رہے تھے۔ اللہ پاک نے اِستفسار فرمایا حالانکہ وہ خُوب جاننے والا ہے، تمہیں کس چیز نے رُلایا، تم جانتے ہو کہ میں ظُلم نہیں کرتا؟ انہوں نے عرض کی: اے ہمارے ربّ! ہم تیری خُفیہ تَدبیر سے خَوفزدہ ہیں۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اسی طرح میری خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہو کیونکہ میری خفیہ تدبیر سے سِوائے خائِب و خاسِر (یعنی محروم و نقصان اُٹھانے والے) کے کوئی بھی بے خوف نہیں ہوتا۔[1]

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم | تِرے خوف سے یا خُدا یاالٰہی[2]

حضرت سلیمان کا اپنے درباریوں کے ساتھ اجتماع

مَرْوی ہے کہ حضرت سُلَیمان علیہ السّلام ایک مجلس مُنْعَقِد کرتے تھے جس میں صبح سے لے کر دوپہر تک مختلف مُعامَلات کے فیصلے فرمایا کرتے تھے۔[3] چنانچہ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السّلام اپنے دَرباریوں کے ساتھ جمع تھے کہ ہُدہُد پرندے نے آکر ملکہ بِلْقیس کی بادشاہی اور بڑے تخت کی خبر دی۔ آپ نے ملکہ بِلْقیس کے نام ایک مَکْتُوب لکھا اور اسے ہُدہُد کے ذریعے بُلوا بھیجا۔ ملکہ بلقیس ایک بہت بڑا لشکر لے کر آپ کی بارگاہ

---

1 ...کتاب العظمۃ، ذکر میکائیل...الخ، ص136، حدیث:385

2 ...وسائلِ بخشش، ص105

3 ...تفسیر خازن، پ19، النمل، تحت الآیۃ:39، 3/347

www.dawateislami.net

میں حاضر ہو گئی۔ اس دوران آپ نے اپنے پاس موجود درباریوں کے اِجتماع سے فرمایا:

يَاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ (پ19،النمل:38)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے درباریو! تم میں کون ہے جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔

اس اجتماع میں سے ایک بڑا خبیث جن بولا:

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ (پ19،النمل:39)

ترجَمۂ کنزالعرفان: میں وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا اور میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، اَمانتدار ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا: میں اس سے جلدی چاہتا ہوں۔ تب اس اجتماع میں موجود آپ کے ایک وزیر حضرت آصف بن بَرْخِیا رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ (پ1،بقرہ:51)

ترجَمۂ کنزالعرفان: میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

جب حضرت آصف بن بَرْخِیا رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کی بارگاہ میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا تو حضرت سلیمان علیہ السّلام نے ان سے فرمایا: ”اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم سب سے زیادہ جلدی اس تخت کو لانے والے ہو گے۔ حضرت آصف بن بَرْخِیا رضی اللہ عنہ نے جب اسمِ اعظم کے ذریعے دُعا مانگی تو اسی وقت تخت حضرت سلیمان علیہ السّلام کے سامنے نُمُودار ہو گیا۔[1]

پیارے اِسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت

---

1 ... تفسیر سمرقندی، پ19، النمل، تحت الآیۃ: 38-40، 2/ 496، 497 ملتقطاً

www.dawateislami.net

سلیمان علیہ السّلام کے مبارک دربار میں سجنے والے اِجتماع میں اِنسانوں کے علاوہ اللہ پاک کی دیگر مخلوق بھی جمع ہوا کرتی تھی کیونکہ اللہ پاک نے اپنے نبی علیہ السّلام کے سامنے ان سب مخلوقات کو تابع فرما دیا تھا۔ آپ کے دربار میں ہونے والے اس اجتماع کے واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر زمانے میں اللہ والوں سے کَرامات کا ظُہور ہوتا رہا ہے اور اِن شاءَ اللہ الکریم ! قِیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ ختم نہیں ہوگا، نیز اولیائے کرام سے ان کی زندگی اور وفات کے بعد بھی کرامات ظاہر ہوتی رہتی ہیں، جیسا کہ حضرت امام ابراہیم بن محمد باجُوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جمہور اہلِ سنّت کا یہی مؤقّف ہے کہ اولیائے کرام سے ان کی حیات اور بَعْدَ المَمات (یعنی مرنے کے بعد بھی) کرامات کا ظُہور ہوتا ہے۔[1]

حضرت یحییٰ کی قوم کو دعوت و تبلیغ

حضرت یحییٰ علیہ السّلام حضرت زکریا علیہ السّلام کے فرزند ہیں، ولادت سے پہلے آپ کی بشارت دی گئی اور اللہ پاک نے خود آپ کا نام رکھا، بچپن میں ہی کامل عقل اور شرفِ نبوت سے نوازے گئے۔ آپ حق بیان کرنے میں کسی مَلامَت کرنے والے کی پرواہ نہ کرتے تھے اور آپ کا یہی عظیم وصف بالآخر آپ کی شہادت کا سبب بنا اور حالتِ سجدہ میں آپ مرتبۂ شہادت پر سرفراز ہوئے۔ آپ بھی بنی اسرائیل کے اِجتماع سے خطاب فرمایا کرتے اور انہیں اللہ پاک کے اَحکامات پہنچایا کرتے، چنانچہ حضرت حارِث اَشْعَری رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اللہ پاک نے حضرت یحییٰ علیہ السّلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کرتے رہیں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ قریب تھا کہ آپ اس حکم پر عمل

1... تحفۃ المرید، بیان ان الکرامات ثابتۃ لاولیاء اللہ تعالیٰ، ص 363

www.dawateislami.net

مؤخر کر دیتے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا: بیشک اللہ پاک نے آپ کو پانچ باتوں کا حکم دیا ہے تاکہ آپ ان پر عمل کرتے رہیں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، لہٰذا یاتو آپ بنی اِسرائیل کو حکم پہنچادیں یا میں انہیں پہنچادوں۔ حضرت یحییٰ علیہ السّلام نے فرمایا: اے میرے بھائی! مجھے ڈر ہے کہ اگر آپ یہ حکم دینے میں مجھ پر سبقت لے گئے تو کہیں مجھے عذاب میں مبتلا نہ کر دیا جائے یا زمین میں نہ دَھنسا دیا جائے۔ یہ فرما کر حضرت یحییٰ علیہ السّلام نے بنی اسرائیل کو بیتُ المقدّس کی مسجد میں جمع کیا، جب مسجد بھر گئی تو آپ اُونچی جگہ پر بیٹھ گئے اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کرتا رہوں اور تمہیں بھی ان پر عمل کا حکم دُوں (وہ پانچ باتیں یہ ہیں):

1. تم صرف اللہ پاک کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے خالص اپنے مال چاندی یا سونے سے ایک غلام خریدا، پھر وہ کام کاج کرنے لگے اور اس کی مزدوری اپنے آقا کی بجائے کسی اور کو دینے لگے، تم میں سے کسے یہ بات خوش کرے گی کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ ایسے ہی یقیناً اللہ پاک وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور روزی دی (اور وہی تمہارا حقیقی مالک ہے) تو تم (اپنے مالک سے وفاداری کرتے ہوئے صرف) اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

2. تم نماز ادا کرو۔ بے شک اللہ پاک کی رحمت اپنے بندے کے چہرے کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک کہ وہ اِدھر اُدھر توجہ نہ کرے لہٰذا جب تم نماز پڑھو تو اِدھر اُدھر توجہ نہ کرنا۔

3. روزے رکھا کرو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مُشک کی تھیلی لے کر ایک

www.dawateislami.net

جماعت میں بیٹھا ہو اور سبھی کو اس کی خوشبو پہنچ رہی ہو۔ یاد رکھو! روزے دار کے منہ کی بُو اللہ پاک کو مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔

4. صدقہ دیتے رہا کرو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو دُشمنوں نے قید کرلیا اور گردن کے ساتھ اس کے ہاتھ باندھ دیئے، جب اسے قتل کرنے کے لیے لے جانے لگے تو وہ کہنے لگا: تم فدیہ لے کر مجھے چھوڑ دو چنانچہ جو کچھ اس کے پاس تھا، کم یا زیادہ دے کر اس نے اپنی جان چھڑالی۔

5. کثرت سے اللہ پاک کا نام لیا کرو۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پیچھے تیزی کے ساتھ دُشمن دوڑتا آرہا ہو اور وہ ایک مضبوط قَلْعہ میں داخل ہو کر اس سے اَمن واَمان پالے، اسی طرح بندہ ذکرِ الٰہی کرکے (دین وایمان کے سب سے بڑے دشمن) شیطان سے بچ جاتا ہے۔ (1)

پیارے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دین کی باتیں بتانے کے لیے مسجد میں اِجتماع کرنا حضرت یحییٰ علیہ السّلام کے مبارک زمانے میں بھی موجود تھا۔ اس روایت سے یہ بھی درس حاصل ہوا کہ مبلغ جس نیک عمل کی دعوت دے، سب سے پہلے خود اس پر عمل کرے کہ اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت یحییٰ علیہ السّلام کو تبلیغ کے ساتھ ساتھ خود بھی عمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی بات کو عوام کے دلوں میں اُتارنے کے لیے مُبلِّغ کو ایسی مثالیں دینی چاہئیں جو سامِعِین آسانی سے سمجھ سکیں، جیسے حضرت یحییٰ علیہ السّلام نے اہم اَحکام کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا۔

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث الحارث الاشعری عن النبی، 7/322، حدیث: 18275

www.dawateislami.net

حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی تربیت کے اِجتماعات

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو بھی بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ آپ مَوْقع مَحَل کی مُناسبت سے اپنے حواریوں کو جمع فرماتے اور ان کی تربیت کا خصوصی اِہتمام فرماتے ہوئے نصیحتیں کیا کرتے تھے، چنانچہ:

ایک بار آپ نے اپنے حواریوں (یعنی وَفادار ساتھیوں) سے فرمایا: میں تم سے ایک سچی بات کہہ رہا ہوں کہ تم نہ تو دُنیا چاہتے ہو اور نہ آخرت۔ اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے اس بات کی وضاحت فرما دیجئے کیونکہ ہم تو یہی سمجھ رہے ہیں کہ دُنیا یا آخرت دونوں میں سے کسی ایک کو تو ہم چاہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اگر تم دُنیا چاہتے تو ضرور دنیا کے ربّ (یعنی اللہ پاک) کی اِطاعت کرتے جس کے دستِ قدرت میں دُنیا کے خزانے ہیں اور وہ تمہیں (اس کے خزانے) عطا فرماتا اور اگر تم آخرت چاہتے تو ضرور آخرت کے ربّ کی اطاعت کرتے اور وہ تمہیں آخرت عطا فرما دیتا لیکن (تمہاری نافرمانیوں سے یہی ظاہر ہے کہ) تم نہ دنیا چاہتے ہو نہ آخرت۔[1]

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے (ایک مرتبہ اپنے حواریوں کے اِجتماع سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: اے حواریوں کے گروہ! اللہ پاک کا خوف اور جنّتُ الفِردَوس کی محبّت مَشقّت پر صبر کرنے میں مدد دیتے اور دُنیا سے دُور رکھتے ہیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جَو کی روٹی کھانا اور خَسّ و خاشاک (گھاس پھُوس) پر سو جانا جنّتُ الفردوس کی طلب میں بہت تھوڑی بات ہے۔[2]

پیارے اِسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کے وعظ و نصیحت بھرے اِجتماعات سے

---

1 ...الزھد لامام احمد، مواعظ عیسی علیہ السَّلام، ص86، رقم:310
2 ...احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الانبیاء والملائکۃ...الخ، 4/224

www.dawateislami.net

درس ملتا ہے کہ ایک مبلغ کو اپنے شرکا میں خوفِ خُدا، فکرِ آخرت اور دُنیا سے بے رغبتی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خود بھی دُنیا سے بہت زیادہ بے رغبت تھے، کبھی بھی دنیوی نعمتوں کو خاطر میں نہ لاتے، یہاں تک کہ آپ نے ایک ہی اُونی جُبَّہ میں اپنی زندگی کے دس سال گزار دیئے، جب وہ جُبَّہ کہیں سے پھٹ جاتا تو اسے باریک رَسّی سے باندھ لیتے یا پیوند لگا لیتے۔[1] لہٰذا دین کے مبلغ کو بھی سادہ، قَناعَت بھری اور زُہد و تقویٰ والی زِندگی اِختیار کرنی چاہیے، دُنیا کی چمک دَمک کے بجائے دین کی خدمت اور آخرت کی کامیابی کو اپنا مقصد بنانا چاہیے، اس سے نیکی کی دعوت دینے والے کی دعوت مزید مؤثر بن جائے گی۔

حضرت عیسیٰ کا طلبِ بارش کے لیے اِجتماع

منقول ہے، ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السَّلام شہر سے باہر تشریف لائے تاکہ لوگوں کے لئے بارش طلب کریں لیکن اللہ پاک نے وحی فرمائی: اے عیسیٰ! بارش کا مُطالبہ نہ کرو کیونکہ تمہارے ساتھ خَطاکار ہیں۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السَّلام نے انہیں اس بات کی خبر دی اور اِعلان فرمایا: ہمارے ساتھ جو بھی گنہگار ہے وہ جُدا ہو جائے۔ راوی فرماتے ہیں: سوائے ایک شخص کے تمام لوگ چلے گئے۔ اس کی دائیں آنکھ نہیں تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا: تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے۔ اس نے عرض کی: اے رُوحُ اللہ (علیہ السَّلام)! میں نے ایک لمحہ بھی اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کی۔ ایک دن بِلا اِرادہ ایک عورت کے پاؤں پر نظر پڑی تھی تو میں نے اس آنکھ کو نکال دیا۔ اگر میری دُوسری آنکھ سے اس پر نظر پڑتی تو اسے بھی نکال پھینکتا۔ راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والتسعون، من نصائح عیسی علیہ السَّلام، ص 119

www.dawateislami.net

السّلام رونے لگ گئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر ہو گئی۔ پھر آپ نے اس نیک بندے سے اِرشاد فرمایا: ہمارے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کریں۔ اس نے عرض کی: اللہ پاک کی پناہ کہ (آپ کے ہوتے ہوئے) میں دُعا کروں حالانکہ آپ رُوحُ اللہ اور کلمۃُ اللہ ہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے دُعا کے لئے اپنے ہاتھ بلند کر لئے اور عرض کی: یااللہ پاک! تو نے ہمیں پیدا فرمایا اور تو ہی ہمارے رِزق کا کفیل ہے لہٰذا اب ہم پر مُوسلا دھار بارش نازل فرما۔ ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دُعا ختم نہ ہوئی تھی کہ بارانِ رحمت برسنے لگی اور تمام شہروں اور مخلوق پر کُھل کر برسی۔ [1]

پیارے اِسلامی بھائیو! خوفِ خُدا سے رونے اور لرزنے والوں کے وارے ہی نیارے ہیں۔ بِلاشُبہ خوفِ خُدا ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو گناہوں سے روک کر نیکیوں کی راہ پر گامزن کرتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور اللہ پاک کی رضا و خُوشنُودی کا سبب بنتا ہے۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”جب بندہ خوفِ الٰہی سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کو ہلانے سے اس کے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔“ [2]

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی [3]

پیارے آقا کے مبارک زمانے میں کچھ اجتماعات

تبلیغِ دین، وَعظ و نَصیحت اور احکاماتِ شَرعِیَہ پہنچانے کے لیے بقیہ انبیائے کرام علیہمُ

1 ...عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ والاربعون، حکایۃ عن نبی اللہ عیسی، ص64، 65 ملخصًا

2 ...شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، 1/ 391، حدیث: 803

3 ...وسائلِ بخشش، ص105

www.dawateislami.net

السّلام کی طرح ہمارے پیارے آقا، دو جہاں کے داتا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی مختلف مواقع پر لوگوں کو جمع فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح جب آپ کسی اَہَم بات کا اِعْلَان فرمانا چاہتے یا صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو کسی خاص مَوْقَع پر کچھ اِرشَاد فرمانا چاہتے تو انہیں مَسْجِدِ نبوی میں جَمْع ہونے کا حکم اِرشَاد فرماتے۔ بعض اوقات صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم خود بھی اپنی کسی حاجت کی تکمیل یا زیارتِ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تڑپ لیے آپ کے ارد گرد جمع ہو جایا کرتے اور اپنا حالِ دل سنایا کرتے تھے۔

اعلانیہ دعوتِ اسلام کے موقع پر اجتماع

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شروع میں دعوتِ دین کو تین سال تک خفیہ طور پر جاری رکھا۔ اس دوران مسلمانوں کی ایک جماعت تیار ہو گئی اس کے بعد اللہ کریم نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (پ19، الشعراء:214)	ترجمۂ کنز العرفان: اور اے محبوب! اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ”جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کوہِ صفا پر چڑھے اور آپ نے آواز دی ”اے بنی فِہر، اے بنی عدی، قریش کی شاخو! یہاں تک کہ تمام لوگ جمع ہو گئے اور جو خود نہ جاسکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تاکہ آکر بتائے کہ بات کیا ہے۔ ابو لَہَب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ (جب سب جمع ہو گئے تو) مبلغِ اعظم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمایا: ”اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکرِ جرّار ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا: جی ہاں! ہم آپ کی تصدیق کریں گے کیونکہ ہم نے تو ہمیشہ آپ کو

www.dawateislami.net

سچ بولتے ہی سُنا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔“ [1]

پیارے اِسلامی بھائیو! تاریخِ اسلامی میں نیکی کی دعوت اور وَعْظ و نَصیحت کے لیے یہ پہلا اِعلانیہ اِجتماع تھا جس میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعوتِ دین کا مِشَن اپنے قریبی رشتہ داروں سمیت قریش کے تمام قبائل تک پھیلا دیا۔ نیکی کی دعوت کے لیے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس اِجتماع سے یہ بھی درس ملا کہ شریعت نے ہمیں اپنی ذات سمیت تمام قریبی رشتہ داروں کو بھی اللہ پاک کی نافرمانی سے بچانے کا پابند فرمایا ہے، کیونکہ رشتہ داروں کے حُقُوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جب اُنہیں کسی بُرائی میں مبتلا دیکھیں اور معلوم ہو کہ ہمارے منع کرنے سے یہ منع ہو جائیں گے تو ان کو منع کرنا ضروری ہے۔ یاد رہے! مُدَاہَنَت (یعنی بُرائی کو دیکھ کر قدرت کے باوجود نہ روکنا یا کسی دنیوی فائدے کی خاطر دین میں نرمی یا خاموشی اِختیار کرنا) حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ [2]

غیب دان نبی کا غیبی خبریں بتانے کے لیے اجتماع

اللہ پاک نے اپنے آخری نبی رسولِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ”ماکان ومایکون (یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا)“ کا علم عطا فرمایا، اور آپ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرما کر قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کو بیان فرما دیا، چنانچہ حضرت حُذَیفہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم میں (وعظ کے لئے) کھڑے ہوئے۔ اس میں آپ نے جو کچھ قیامت تک واقع ہونے والا ہے سب بیان فرما دیا۔ اسے یاد رکھا جس نے

---

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الشعراء، باب ولا تخزنی یوم یبعثون، ص1211، حدیث:4770

2 ...الحدیقۃ الندیۃ، الخلق التاسع والاربعون...الخ، 2/155

www.dawateislami.net

یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ اس واقعہ کا میرے یاروں کو بھی علم ہے جو کچھ آپ نے خبر دی اس میں سے ایسی چیز واقع ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا ہوں جب اس کو دیکھتا ہوں تو یاد کرلیتا ہوں جس طرح ایک شخص دوسرے شخص کا چہرہ (بطریقِ اِجمال) یاد رکھتا ہے، جب کہ وہ غائب ہو جاتا ہے پھر جب اس کو دیکھتا ہے تو اسے (بہ تفصیل و تشخیص) پہچان لیتا ہے۔ (1)

حضرت ابوزَید رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی اور منبر پر رونق اَفروز ہوئے اور ہمیں وعظ فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا آپ منبر سے اُتر آئے اور نماز پڑھی پھر منبر پر رونق اَفروز ہوئے اور ہمیں وعظ فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا پھر آپ اتر آئے اور نماز پڑھی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں وعظ فرمایا یہاں تک کہ سورج غُروب ہوگیا آپ نے ہم کو جو کچھ واقع ہوچکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کی خبر دی۔ ہم میں سے جو زیادہ یاد رکھنے والا ہے وہ زیادہ عالم ہے۔ (2)

پیارے اِسلامی بھائیو! اس روایت سے جہاں ہمیں دورِ رسالت کے بابرکت اِجتماع کا علم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو علمِ غیب کی دولت سے بھی مالا مال فرمایا ہے اسی لئے تو آپ نے سابِقہ اَدْوار اور آنے والے زمانے تک کے واقعات کی خبر دے دی۔ حضرت مُفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السّلام نے دو قسم کے واقعات کی خبر دی (1) عالَم کی پیدائش کی اِبتدا کس طرح ہوئی (2) پھر عالَم (کائنات) کی اِنتہا کس طرح ہوگی یعنی روزِ اَوّل تا قیامِ

1 ...مشکاۃ، کتاب الفتن، الفصل الاول، 2/278، حدیث: 5379۔ سیرتِ رسول عربی، ص 513 بتصرفٍ
2 ...مسلم، کتاب الفتن... الخ، باب اخبار النبی فی ما یکون الی... الخ، ص 1108، حدیث: 2892

www.dawateislami.net

قیامت ایک ایک ذرّہ وقطرہ بیان فرما دیا۔[1]

جو ہو چکا ہے جو ہو گا حضور جانتے ہیں | تری عطا سے خدایا حضور جانتے ہیں

رمضان کی عظمت پر پیارے آقا کا اجتماع

حضرت سَلْمان فارسی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری دن بیان فرمایا: ”اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا بَرَکت والا مہینا آیا وہ مہینا جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے اللہ پاک نے فرض کیے اور اِس کی رات میں قیامِ تَطَوُّع (یعنی سنّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فرض ادا کیے۔ یہ مہینا صَبر کا ہے اور صَبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینا مُوَاسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مؤمن کا رِزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو اِفطار کرائے اُس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اِس اِفطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا، بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔“ ہم نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دُودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اُس کو اللہ پاک میرے حَوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، یہاں تک کہ جنت میں داخِل ہو جائے۔ یہ وہ مہینا ہے کہ اِس کا اوّل (یعنی اِبتدائی دس دن) رَحمت ہے اور اِس کا

---

1 …جاءالحق، علم غیب کی احادیث کے بیان میں، حصہ: 1، ص 60

www.dawateislami.net

اَوسَط (یعنی درمیانی دس دن) مغفرت ہے اور آخر (یعنی آخری دس دن) جہنم سے آزادی ہے۔ [1]

سبحان اللہ! رمضان کی عظمت کے بھی کیا کہنے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے اجتماع میں اس مبارک مہینے کی فضیلت بیان فرمائی۔ رمضان وہ بابرکت مہینا ہے جس کا ذکر قرآنِ پاک میں بھی آیا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب یہ بابرکت مہینا آئے تو اسے غنیمت جانیں، اس کے لمحات کو عبادت، تلاوت، ذکر و دُرود اور نیکیوں میں گزاریں، گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمائیں۔ اللہ پاک ہمیں رمضان کی برکتیں پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جمعہ کے اِجتماع میں بارش کی دُعا

حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک میں لوگوں پر قحط آگیا۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جُمُعَہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! (قحط سالی کی وجہ سے) مال ہلاک ہوگئے، بچے بھوکے ہیں۔ آپ ہمارے لیے اللہ پاک سے دُعا کیجئے۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی۔ (راوی کہتے ہیں) اس وقت آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، ابھی آپ نے اپنے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی مثل بادل اُمنڈ آئے اور ابھی آپ منبر سے نیچے نہیں تشریف لائے تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرے آپ کی داڑھی مبارک سے ٹپک رہے تھے۔ اس دن ایسی بارش ہوئی کہ دوسرے جمعے تک جاری

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، 3/305، حدیث: 3608۔ ابنِ خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شہر رمضان...الخ، ص 437، حدیث: 1887

www.dawateislami.net

رہی (اگلے جمعہ کو) وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! (مسلسل بارش کی وجہ سے) مکان گر گئے اور مال غرق ہو گیا۔ آپ اللہ پاک سے ہمارے لیے دُعا کیجئے۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور دُعا کی، اے اللہ! ہمارے اِرد گِرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔ آپ بادل کی جس سمت بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے تو بادل ہٹ جاتے تھے۔ پورا مدینہ حوض کی طرح ہو گیا اور وادیِ قَنَاۃ ایک ماہ تک بہتی رہی اور جس طرف سے کوئی شخص آتا تھا وہ بارش کی کثرت کی خبر دیتا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ”الٰہی! ہم پر نہ برسا ہمارے آس پاس برسا، الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور جنگلوں کے اندرون پر اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر برسا۔“[1]

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے | صَدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

اجتماعِ عام میں گوہ کا اعلانِ ایمان

حضرت عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سُلَیم کا ایک اَعرابی اَچانک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نورانی مَحْفِل کے پاس سے گزرا آپ اپنے اَصحاب کے مَجْمَع (یعنی اجتماع) میں تشریف فرما تھے۔ یہ اَعرابی جنگل سے ایک گوہ پکڑ کر لا رہا تھا اَعرابی نے آپ کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا کہ وہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ پاک کے نبی ہیں۔ اَعرابی یہ سن کر آپ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے لات و عُزّٰی کی قسم ہے کہ میں اس وقت تک آپ پر اِیمان نہیں لاؤں گا جب تک میری یہ گوہ آپ کی نَبوّت پر ایمان نہ لائے، یہ کہہ کر اس نے گوہ کو آپ کے سامنے ڈال دیا۔ آپ نے گوہ کو پکارا تو اس نے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ اتنی بلند آواز سے کہا کہ تمام حاضرین نے سن لیا۔ پھر آپ نے

---

1 ...بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الاستسقاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ، ص282، حدیث:933

www.dawateislami.net

پوچھا کہ تیرا معبود کون ہے؟ گوہ نے جواب دیا کہ میرا معبود وہ ہے کہ اس کا عرش آسمان میں ہے اور اس کی بادشاہی زمین میں ہے اور اس کی رَحمت جنّت میں ہے اور اس کا عذاب جہنّم میں ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اے گوہ! یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بلند آواز سے کہا کہ آپ ربُّ العالمین کے رسُول اور خَاتَمُ النَّبِیّین ہیں، جس نے آپ کو سچا مانا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے آپ کو جھٹلایا وہ نامراد ہوگیا۔ یہ منظر دیکھ کر اَعرابی اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) میں جس وقت آپ کے پاس آیا تھا تو میری نظر میں روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی آدمی نہیں تھا لیکن اس وقت میرا یہ حال ہے کہ آپ میرے نزدیک میری اولاد بلکہ میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے لئے حمد ہے جس نے تجھ کو ایسے دِین کی ہدایت دی جو ہمیشہ غالب رہے گا اور کبھی مَغلُوب نہیں ہوگا۔ (1)

پیارے آقا کا فتحِ مکہ کے موقع پر اِجتماع

تاریخِ اسلامی کے یادگار اور عظیم الشان اِجتماعات میں سے ایک نمایاں اِجتماع فتحِ مکہ کے موقع پر ہونے والا اِجتماع ہے۔ یہ اِجتماع اِسلامی شان و شوکت اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیغمبرانہ عظمت کا بے مثال اِظہار تھا۔ چنانچہ فتحِ مکہ کے دن حرمِ الٰہی میں آپ نے سب سے پہلا دربارِ عام مُنعقِد فرمایا جس میں اَفواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں کُفّار و مشرکین کے عَوام وخَواص کا ایک زبردست اِژْدِہام (یعنی اجتماع) تھا۔ اس دَربار میں آپ نے ایک خطبہ دیا اور پھر اہلِ مکہ کو مُخاطب کرکے آپ نے فرمایا کہ بولو، تم کو معلوم ہے کہ آج

---

1 ... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، المقصد الرابع فی معجزاتہ الدالۃ...الخ، حدیث الحمار، 6/554-557 ملتقطاً۔ سیرت مصطفیٰ، ص785،786 بتصرفٍ

www.dawateislami.net

میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟

اس دہشت اَنگیز اور خوفناک سوال سے تمام مُجْرِمین حَوَاس بَاخْتَہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبِیْنِ رحمت کے پیغمبرانہ تیوَر کو دیکھ کر سب یَک زبان ہو کر بولے: اَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ یعنی آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔ یہ سُن کر فاتِحِ مکہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا کہ: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ آج تم پر کوئی مَلامَت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔[1]

بالکل غیر متوقع طور پر ایک دم اَچانک یہ فرمانِ رَحْمت سُن کر سب مُجْرِموں کی آنکھیں فَرطِ نَدامَت سے اَشکبار ہو گئیں۔ اور کُفّار کی زبانوں پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کے نَعْروں سے حرمِ کعبہ کے دَر و دِیوار پر بارشِ اَنوار ہونے لگی۔ مجرموں کی نظر میں ناگہاں ایک عجیب اِنقلاب برپا ہو گیا کہ سَماں ہی بدل گیا۔ فضا ہی پلٹ گئی۔[2]

سبحان اللہ! پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے اَخلاقِ کریمہ اور نرمی و شفقت بھرے اَنداز پر قربان جایئے کہ کس طرح آپ کے اس کریمانہ اَنداز نے غیر مسلموں کو دائرۂ اِسلام میں داخل فرما دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ اچھے اَخلاق اپنانے والا دُنیا میں بھی ہر دل عزیز ہوتا ہے اور آخرت میں بھی بلند و بالا درجات پائے گا۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے اَخلاق سنوارنے کے لئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کرے، آپ کے اَخلاق طیّبہ کو اپنائے کیونکہ خود ربِّ کائنات نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کو لوگوں کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، باب غزوۃ الفتح الأعظم، 3/449

2 ...عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص226، 227 بتصرفٍ

www.dawateislami.net

حضور کے آخری حج شریف کا اجتماع

ہجرت کے دسویں (10th) سال کا سب سے اہم واقعہ حَجّۃُ الوَدَاع (کا اجتماع) ہے۔ یہ آپ کا آخری حج تھا۔ آپ نے اس حج میں اپنا مشہور خطبۂ وَدَاع اِرشاد فرمایا۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حج کا اِعلان فرماتے ہی مختلف علاقوں سے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (124000) پروانے شَمعِ رسالت، تاجدارِ نَبوّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گرد جمع ہوئے۔ دُنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کا اِشارہ بھی آپ نے اس حج میں دے دیا، چُنانچہ جَمَرات کے قریب آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حج کے مسائل سیکھ لو! شاید اس کے بعد میں دوسرا حج نہ کروں۔[1] آپ ذُوالقَعدہ کی آخری جمعرات کو مدینہ شریف سے روانہ ہوئے اور ذُوالحُلَیْفہ جو کہ اہلِ مدینہ کا مِیقات ہے وہاں پہنچ کر اِحرام باندھا اور 4 ذُوالحجہ کو مکہ شریف میں داخل ہوئے۔ طواف فرمایا، مقامِ اِبراہیم میں نفل ادا فرمائے، صَفَا و مَرْوَہ کی سَعی فرمائی، 8 ذُوالحجہ کو مِنیٰ تشریف لے گئے، پھر 9 تاریخ کو عرفات گئے، یہاں آپ نے کمبل کے ایک خیمے میں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ اپنی اُونٹنی "قَصْواء" پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا۔ اس خطبے میں آپ نے بہت سے ضروری اَحکامات کا اِعلان فرمایا اور زمانۂ جاہلیت کی تمام بُرائیوں اور بیہودہ رُسموں کو مٹانے کا اِعلان فرمایا۔ (حَجّۃُ الوداع کے اِجتماع میں دیے جانے والے) آپ کے اس خطبے کے چند اِرشادات یہ ہیں:

❁ تمہارا ربّ ایک ہے اور بے شک تمہارے باپ (حضرت آدم علیہ السّلام) ایک ہیں۔ کسی عَرَبی کو کسی عَجَمی پر اور کسی عَجَمی کو کسی عَرَبی پر، کسی سُرخ کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی سُرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ ❁ تمام اِنسان آدم کی اَولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے

---

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی الجمرۃ العقبۃ... الخ، ص483، حدیث: 1297

www.dawateislami.net

سارے مُطالبے اور سارے اِنتقام میرے پاؤں تلے ہیں۔ ۞ اے لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ۞ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے، مگر وہ کہ جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی سے دے۔ اے لوگو! خود پر اور ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ ۞ تمہارا خون اور تمہارا مال تم پر تا قیامت اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارا یہ مہینہ، تمہارا یہ شہر محترم ہے۔ ۞ اے لوگو! خواتین سے بہتر سلوک کرو! کیونکہ وہ تمہارے تابع ہیں، اور خود سے کچھ نہیں کر سکتیں۔ ۞ پھر فرمایا: تم سے ربِّ کریم میرے بارے میں پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: آپ نے خُدا کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھائی اور تین بار فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ اس کے بعد وحی کے ذریعے تکمیلِ دین کی سَنَد عطا فرمائی گئی اور پھر اپنے حج کی تکمیل فرمائی۔ (1)

دعوتِ اسلامی اور اجتماعات کا اِہتمام

پیارے اِسلامی بھائیو! آپ نے گزشتہ صفحات میں مُلاحَظہ فرمایا کہ وَعْظ و نَصیحت، نیکی کی دعوت اور تبلیغِ دین کے لیے لوگوں کو جمع کرنا، خوفِ خُدا کا درس دے کر انہیں گناہوں سے بچنے کی تلقین کرنا اور نیکیوں کی راہ پر گامزن کرنا اَنبیائے کرام کا فرضِ مَنْصَبی اور معمول رہا ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد لوگوں کو اِنفرادی و اِجتماعی اَنداز سے نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا اس اُمّت کی ذِمّہ داری ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشِقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اِسلامی کے تحت بھی مَوْقَع کی مُناسَبَت

(1)... مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی، ص454، حدیث:1218 ملتقطاً و ملخصاً۔ آخری نبی کی پیاری سیرت، ص 114-116 بتصرفٍ

www.dawateislami.net

سے دین کی دعوت عام کرنے اور لوگوں کی اِصلاح کاسامان کرنے کے لیے مختلف اِجتماعات کا اِہتِمام رہتا ہے۔ مَثَلًا ہفتہ وار اِجتماع، اِجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ یومِ غریب نواز، اجتماعِ یومِ رضا، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شب بَراءَت اور اجتماعِ شبِ قدر وغیرہ۔ ان بابَرَکت اِجتماعات میں تِلاوت، نعت، بیان، ذِکر، دُعا اور صلوٰۃ وسلام کا سلسلہ ہوتا ہے۔ بِالْخُصُوص ہر جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار اِجتماع کو غیر مَعْمُولی حیثیت حاصِل ہے۔ یقیناً اس طرح کے اجتِماعات میں شِرکَت کثیر اَجْر وثَواب اور بَرکات کے حُصول کا ذریعہ ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”قیامت کے دِن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ اَنبیا (میں سے) ہوں گے نہ شُہدا، (مگر) ان کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خیرہ (یعنی چکا چوند) کرتا ہوگا۔ اَنبیا وشُہدا ان کے مقام اور قُربِ الٰہی کو دیکھ کر اظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صَحابی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ پاک کو یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چُنتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔[1]

اے عاشِقانِ رسول! آپ سے بھی مَدَنی اِلتجا ہے کہ سُستی اُڑایئے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع اور دیگر بڑی راتوں کے دینی اجتماعات میں اَوّل تا آخِر شِرکت کو اپنا معمول بنایئے اور ڈھیروں ثَواب کے حَق دار بن جایئے۔

مُنْعَقِد کرتے رہیں گے اجتماعِ ذکر ونعت | دھوم اُن کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر... الخ، ص510، حدیث:11

www.dawateislami.net

فہرست

دُرود شریف کی فضیلت 1
اَنبیائے کرام کے اِجتماعات 1
حضرت نُوح کا اپنی قوم کے ساتھ اِجتماع 2
حضرت ہُود کی اِجتماعی دعوت ونصیحت 5
حضرت صالح کا معجزہ دکھانے کا اِجتماع 7
حضرت اِبراہیم کی اِجتماعی دعُوت ونصیحت 9
حضرت لُوط کا اِجتماع 10
حضرت شُعَیب اور اہلِ مَدیَن کا اِجتماع 12
حضرت موسیٰ کا اِجتماع 14
حضرت موسیٰ کا مُعجِزہ دکھانے کا اِجتماع 16
حضرت ہارون کی وَعظ ونصیحت 18
حضرت داوٗد کا اِجتماع 19
حضرت سُلَیمان کا درباریوں کے ساتھ اجتماع 21
حضرت یحییٰ کی قوم کو دعوت وتبلیغ 23
حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں تربیتی اِجتماعات ... 26
حضرت عیسیٰ کا طلبِ بارش کے لیے اِجتماع 27
پیارے آقا کے مبارک زمانے میں اجتماعات 28
اعلانیہ دعوتِ اسلام کے موقع پر اجتماع 29
غَیب دان نبی کا غَیبی خبریں بتانے کے لیے اجتماع .. 30
رمضان کی عظمت پر پیارے آقا کا اجتماع 32
جمعہ کے اِجتماع میں بارش کی دُعا 33
اجتماعِ عام میں گوہ کا اعلانِ ایمان 34
پیارے آقا کا فتحِ مکہ کے موقع پر اِجتماع 35
حضور کے آخری حج شریف کا اجتماع 37
دعوتِ اسلامی اور اجتماعات کا اِہتمام 38
فہرست 40

www.dawateislami.net

جنّت کی کیاریاں

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ نہ کچھ (میوے) چُن لیا کرو۔ عرض کی گئی: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے (جنت کی کیاریاں ہیں)۔

(ترمذی، ص804، حدیث:3510)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net